اللہ تعالیٰ کا فرمان

وطن عزیز میں یہ بات شاید رواج پا چکی ہے کہ یہاں قوانین اصلاح احوال کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ یا تو صرف شہرت اور ناموری کے لئے صرف بطور شوپیس ہوتے ہیں یا پھر بعض افراد یا محکموں کو نوازنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ مہینوں میں پنجاب اسمبلی سے بل پاس ہوا اور اسے پنجاب میں نافذ کر دیا گیا کہ پبلک مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی ہوگی لیکن اس کا نفاذ صرف فائلوں اور کاغذات کی حد تک تو شاید ہو مگر عملاً اس کی پاسداری کہیں نظر نہیں آتی۔

آپ بس' ٹرین' تھانہ' کچہری حتیٰ کہ عدالتوں تک کا چکر لگائیں تو ہر عام وخاص اس قانون کا مذاق اڑاتا نظر آئیگا۔ پھر بسوں میں تو اس قدر اذیت ناک صورتحال ہوتی ہے کہ سانس لینا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن مجال ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں آئیں۔ چھاپے ماریں' سزا دیں یا جرمانہ کریں۔ لیکن ہمارے ہاں تو شاید اس کا تصور بھی نہیں کیونکہ پولیس اور دوسرے محکمے اس قدر کرپٹ ہو چکے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ اسی لئے تو کسی منچلے نے یہ پھبتی بھی کسی تھی کہ اگر قیامت کے دن جنت کے دروازے پر پاکستانی پولیس ہوئی تو پھر "ستے ای خیراں نے"۔ کیونکہ انہوں نے دس دس روپے لینے ہیں اور دو چار گالیاں دیں گے کمر پر ایک ڈنڈا ماریں گے اور جنت کے اندر دھکا دے دیں گے۔

ہم پنجاب حکومت خصوصاً وزیراعلیٰ کی توجہ اس اہم معاملے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی آئینی بل پاس کر ہی لیا ہے تو اس کے نفاذ کا بھی بندوبست ہونا چاہئے اور وہ شریف لوگ جو سگریٹ یا اس کے دھوئیں سے نفرت کرتے ہیں انہیں زہر کھانے پر مجبور نہ کیا جائے۔ اس طرح بسوں میں ریکارڈنگ کا معاملہ ہے کہ اس قدر فحش گانے سنائے جاتے ہیں کہ کوئی غیرت منداور باحیا شخص تو خود نہیں سن سکتا' چہ جائیکہ اس کی بیوی' بیٹی' ماں یا بہن اور بہو اس کیساتھ سفر کر رہی ہو تو وہ یہ کیسے برداشت کر سکے گا؟ مگر عام آدمی کی مجبوری یہ ہوتی ہے کہ اسے کوئی ایسی پبلک سواری میسر نہیں جو اس بے حیائی سے پاک ہو۔

پھر بسوں' گاڑیوں میں بعض چلتے پھرتے خاندانی اور نسلی سنیاسی باوے اور حکیم بھی برسات کے مینڈکوں کی طرح ٹراں ٹراں کرتے پھرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ یہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ بس کا ماحول ہے اس میں پردہ دار مائیں' بہنیں' بیٹیاں بھی ہیں مگر پھر بے ہودہ گفتگو کئے جاتے ہیں۔ ہم حکومت کی طرف سے اس کا سد باب کرنے کی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کیونکہ ارباب حکومت تو خود بے غیرتی اور بے حیائی کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتے ہیں بلکہ اس کو فروغ دیتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مثلاً روزنامہ نوائے وقت کے لاہور ایڈیشن میں 18 ستمبر 2003ء کی اشاعت میں صفحہ گیارہ پر یہ خبر نمایاں طور پر شائع کی گئی کہ جی۔ایچ۔کیو میں پہلا میوزیکل شو ہوا جس میں دوسرے فوجی افسران کے علاوہ جنرل پرویز مشرف بھی موجود تھے اور خبر میں یہ بھی بتایا گیا کہ صدر صاحب نے دل کھول کر داد دی۔ پتہ نہیں وہ کیسا دل تھا جو اس بے غیرتی کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے کی بجائے کھل گیا اور صدر صاحب گلوکاروں اور کنجروں کو داد دینے لگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لیکن ہم صرف اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی خاطر گزارش کیے دیتے ہیں صاحبانِ اقتدار بے حیائی کے کام اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں لیکن جو شخص بے حیائی کو فروغ دیتا ہے اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے یا دل میں ہی اس کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہے اس کے متعلق اللہ رب العزت کا فرمان عالی سن لو تاکہ قیامت کے دن ہم اپنی مجبوری کا اظہار کر سکیں اور تم پر بھی اتمام حجت ہو جائے کہ کوئی عذر نہ تراش سکو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بے شک وہ لوگ جو یہ بات پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (سورۃ النور آیت نمبر ۱۹)

اس لئے خدا کا خوف کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو نہ صرف کہ خود فحاشی اور بے حیائی کے کاموں سے خود بچو بلکہ معاشرے کو بھی اس سے پاک کرنے کی کوشش کرو کہ تمہارا فرض بھی ہے اور تم پر عوام کا حق بھی۔

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی کو صدمہ

پرچہ چھپ چکا تھا تو یہ اطلاع ملی کہ مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ و نائب مدیر ترجمان الحدیث فیصل آباد کی بیٹی بعمر ایک سال یکم اکتوبر کو وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو والدین کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور لواحقین کو اسکا نعم البدل اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)